بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۶ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۶/ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات	۲
۳-	رخصت کی درخواستیں	۱۳
۴-	تحریک استحقاق نمبر ۶ منجانب مسٹر ارجن داس بگٹی	۱۴
۵-	قرارداد نمبر ۶۹ منجانب مسٹر باز محمد خان کھیتران	۳۰
۶-	قرارداد نمبر ۷۲ منجانب مسٹر غنی محمد	۳۱

جناب اسپیکر — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۲ء)

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ: کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ھمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۶ اگست ۱۹۹۲ء بمطابق ۶ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

بروز پنجشنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت نو بج کر پچیس منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۚ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ : اے ایمان والو۔ کھڑے ہوجایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی۔ اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ عدل کرو۔ یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقوی سے۔ اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ وعدہ کیا اللہ نے ایمان والوں سے اور جو نیک عمل کرتے ہیں۔ کہ ان کے واسطے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر سوال نمبر ۵۶۹ ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب کا ہے

میر جان محمد خان جمالی (وزیر ملازمتہاؤامور انتظامیہ) جناب اسپیکر صاحب اگر اجازت ہو تو معزز رکن جواب کو پڑھا ہوا تصور کریں اگر کوئی سپلیمنٹری سوال ہے تو میں اس کا جواب دینے کو تیار ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان ٹھیک ہے جی اس کو پڑھا ہوا تصور کرتے ہیں اس میں میں ضمنی سوال اور ریکویسٹ یہ کروں گا کہ یہ بڑے عرصے سے یہ مسئلہ شروع ہے۔ اس میں اتنی تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟

وزیر ملازمتہاؤ امور انتظامیہ اس سلسلے میں بہت سی ٹیکنیکل ڈیٹیلز درکار ہیں مکانات کے بارے میں انشورنس کے بارے میں ریونیو بورڈ کے ساتھ مارکیٹ ریٹ وغیرہ طے کرنے ہیں یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ ہو رہی ہیں قانون وپارلیمانی امور کے وزیر اسے طے کر رہے ہیں کیونکہ یہ ان کے اپنے حلقہ سے متعلق ہیں اور ان سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب اسپیکر مسٹر عبدالقہار خان میرا سوال نمبر ۵۸۴ ہے اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

X ۵۶۹ **ڈاکٹر کلیم اللہ خان** کیا وزیر ملازمتہاء وامور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی کابینہ کے ایک اجلاس میں سرکاری مکانات میں رہائش پذیر ملازمین کو ان کے سرکاری مکانات کے مالکانہ حقوق دینے کا فیصلہ ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مالکانہ حقوق دینے کے سلسلہ میں موجودہ اسمبلی نے قرارداد بھی منظور کی تھی۔؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا فیصلوں پر اب تک کس قدر پیش رفت ہوئی ہے اگر نہیں تو کیا وجہ ہے تفصیل دی جائے؟

میر جان محمد خان جمالی (وزیر ملازمتہاؤ امور انتظامیہ)

(الف) صوبائی کابینہ کے ایک اجلاس میں سرکاری مکانات میں رہائش پزیر ملازمین کو مالکانہ حقوق دینے کا اصولی طور پر فیصلہ ہوا تھا اور یہ طے پایا تھا کہ مالکانہ حقوق کی واگزاری کا طریقہ کار کے لیے میری سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے جو اس معاملے کے ہر پہلو پر غور کرے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) اندریں بارہ یہ معاملہ ابھی تک ایس اینڈ جی اے ڈی' محکمہ مالیات اور محکمہ قانون کے زیر غور ہے اور اس پر کارروائی جاری ہے۔

X ۵۸۴ مسٹر عبدالقہار خان کیا وزیر ملازمتہاؤ امور انتظامیہ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) نومبر ۱۹۹۰ء تا جولائی ۱۹۹۲ء تک گریڈ ایک تا پندرہ اور گریڈ ۱۶ اور اس سے اوپر کی خالی آسامیوں پر کن افراد کی تعیناتی کی گئی ہیں ان کے نام ولدیت اور جائے رہائش کی اضلاع کی تفصیل دی جائے ؟

(ب) کیا مذکورہ بالا تمام آسامیوں کو باقاعدہ تشہیر کے بعد اہلیت کی بنیاد پر کیا گیا ہے اگر ہاں تو مشتہر کرنے کا طریقہ کار کیا تھا یعنی کن اخبارات اور ریڈیو اور ٹی وی کے کن کن پروگراموں میں ان اسامیوں کو مشتہر کیا گیا ہے اگر نہیں تو کیوں نہیں۔

(ج) ایسی آسامیوں کی تعداد کس قدر ہے جن پر باقاعدہ تشہیر اور انٹرویو (اہلیت کی بنیاد پر) کے بغیر کسی وزیر یا وزیر اعلیٰ کی سفارشات کے تحت براہ راست تعیناتیاں ہوئی ہیں۔ تعینات کردہ تمام افراد کے نام' ولدیت اور جائے رہائش کے اضلاع کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمی اہلیت اور سفارش کنندہ وزیروں کے ناموں کی تفصیل بھی دی جائے۔

(د) کیا حکومت ان تعیناتیوں کے بارے میں جو اہلیت کی بنیاد پر نہیں ہوئیں ہیں کے سلسلے میں کوئی مثبت اقدام اٹھانے اور جن لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے ان کی حق رسی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کس طرح نیز اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر ملازمتہاؤ امور انتظامیہ

(الف) نومبر ۱۹۹۰ء تا جولائی ۱۹۹۲ء مندرجہ ذیل تقرریاں عمل میں لائی گئی ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۱۔	جناب قادر خان ولد سردار جعفر خان ضلع کوئٹہ	ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	۱۹

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ	
۲۔	جناب محمد انور کانسی والد محمد الیاس خان کانسی ضلع کوئٹہ	ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج	۱۸	
۳۔	جناب محمد ایوب ولد سید عبدالستار ضلع قلات	قاضی	۱۷	
۴۔	جناب محمد اقبال ولد عبدالوحید شاہوانی ضلع کوئٹہ	سول جج	۱۷	
۵۔	جناب محمد علی ولد بین خان ڈومیسائل کوئٹہ	سول جج	۱۷	جناب چیف جسٹس ہائی کورٹ بلوچستان کی سفارشات پر ایڈہاک کی بنیاد پر تقرریاں کی گئی ہیں۔
۶۔	مس ارم نیازی ولد محمد عبداللہ خان ڈومیسائل کوئٹہ	جوڈیشل مجسٹریٹ	۱۷	
۷۔	جناب غلام صدیق ولد حاجی عبداللہ جان ضلع کوئٹہ	جوڈیشل مجسٹریٹ	۱۷	جناب چیف جسٹس ہائی کورٹ بلوچستان کی سفارشات پر ایڈہاک کی بنیاد پر تقرریاں کی گئی ہیں۔
۸۔	جناب منیر احمد مری ولد میر اسماعیل خان مری ضلع کوہلو	جوڈیشل مجسٹریٹ	۱۷	
۹۔	جناب راشد محمود ولد مولوی محمود احمد ڈومیسائل ضلع کوئٹہ	ایضاً	=	
۱۰۔	جناب شعیب احمد ولد ارشاد احمد گولہ ضلع نصیر آباد	اسسٹنٹ کمشنر	۱۷	
۱۱۔	جناب غلام علی ولد حاجی بہار ضلع پنجگور	=	۱۷	
۱۲۔	جناب شیر خان بازئی ولد اللہ داد خان	اسسٹنٹ کمشنر	۱۷	

ضلع پشین

۱۳۔ جناب عبدالرزاق جمالی ولد منظور احمد جمالی	=	۱۷
۱۴۔ جناب عمر خان ولد حاجی نواب خان	=	۱۷

ضلع ژوب

۱۵۔ جناب محمد نسیم ولد جمعہ خان	=	۱۷

ضلع قلات

۱۶۔ محمد ندیم بٹ ڈویسائل کوئٹہ	سیکشن آفیسر	۱۷
۱۷۔ دوستین خان جمالدینی، ضلع چاغی	سیکشن آفیسر	۱۷
۱۸۔ عبداللہ جان، ضلع پشین	=	۱۷
۱۹۔ سلیم صادق، ڈویسائل کوئٹہ	=	۱۷
۲۰۔ علی بخش ضلع چاغی	=	۱۷
۲۱۔ سید عبدالمنان ضلع پشین	=	۱۷
۲۲۔ ذیشان الحق، ڈویسائل قلات	=	۱۷
۲۳۔ غلام محمد، ضلع ژوب	=	۱۷
۲۴۔ شہزاد علی۔ ڈویسائل کوئٹہ	=	۱۷
۲۵۔ محمد سلیم، ڈویسائل کوئٹہ	=	۱۷
۲۶۔ آفتاب احمد، ضلع پنجگور	=	۱۷
۲۷۔ ارشد حسین بگٹی ضلع ڈیرہ بگٹی	۔	۱۷
۲۸۔ حفیظ الرحمن ولد مولوی عبدالمالک، ژوب ڈویژن	اسسٹنٹ	۱۱
۲۹۔ نوید اکرم ولد محمد اکرم۔ ڈویسائل کوئٹہ	۔	۱۱
۳۰۔ نذیر احمد ولد محمد اکرم نصیر آباد ڈویژن	۔	۱۱
۳۱۔ ندا احمد ولد محمد یوسف، مکران ڈویژن	۔	۱۱
۳۲۔ سعید خان ولد موسیٰ خان خجک، سبی ڈویژن	۔	۱۱

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۳۳۔	محمد یوسف ولد عبدالخالق ‘کوئٹہ ڈویژن	-	۱۱
۳۴۔	محمد محمود ولد عبدالمجید قلات ڈویژن	-	۱۱
۳۵۔	نصیر احمد ولد گلام دستگیر ‘کوئٹہ ڈویژن	-	۱۱
۳۶۔	محمد خان ولد عالم جان۔ لورالائی	-	۱۱
۳۷۔	محمد ایوب ولد پردیسی خان کوئٹہ ڈویژن	اسسٹنٹ	۱۱
۳۸۔	ضیا الحق ولد جان محمد ‘کوئٹہ ڈویژن	-	۱۱
۳۹۔	امجد لطیف ولد عبداللطیف ‘ڈومیسائل کوئٹہ	-	۱۱
۴۰۔	منظور احمد ولد سعید باجوہ ‘ڈومیسائل کوئٹہ	-	۱۱
۴۱۔	جاوید حسن کانسی ولد نورالحق کانسی کوئٹہ	-	۱۱
۴۲۔	عبدالغفور ولد عبدالرحمان سبی ڈویژن	جونیئر اسکیل اسٹینوگرافر	۱۲
۴۳۔	عطاء اللہ ولد محمد عثمان ‘قلات ڈویژن	جونیئر سکیل اسٹینوگرافر	۱۲
۴۴۔	سلیم عرفان ولد عبدالکریم نصیر آباد ڈویژن	-	۱۲
۴۵۔	عبداللہ ولد محمد نسیم ‘لورالائی ڈویژن	-	۱۲
۴۶۔	محمد الیاس ولد محمد شریف سبی ڈویژن	-	۱۲
۴۷۔	محمد مہدی ولد گلام حسین کچھی	-	۱۲
۴۸۔	عبدالغفور ولد غلام خان قلات ڈویژن	-	۱۲
۴۹۔	عبدالمالک ولد حاجی محمد یعقوب پشین کوئٹہ	-	۱۲
۵۰۔	محمد نوید ولد عطاء اللہ ڈومیسائل (میرٹ)	-	۱۲
۵۱۔	محمد ایوب ولد محمد حافظ ‘ڈومیسائل کوئٹہ	-	۱۲
۵۲۔	مامون احمد ولد باغ علی ‘ڈومیسائل کوئٹہ	-	۱۲
۵۳۔	مشتاق احمد ولد حسین احمد	-	۱۲
۵۴۔	تصدق حسین ولد ہدایت شاہ ڈومیسائل کوئٹہ	-	۱۲
۵۵۔	عنایت اللہ ولد حاجی غلام حیدر ‘جعفر آباد	جونیئر کلرک	۵

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۵۶ـ	نسیم احمد ولد عبدالرحیم ـ		۵
۵۷ـ	محمد الیاس ولد عبدالغفار' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۵۸ـ	محمد افضل ولد محمد خیر' قلات ڈویژن	ـ	۵
۵۹ـ	عبدالغنی ولد ملک علی گل' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۶۰ـ	عبدالقدیم ولد عبدالباری' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۶۱ـ	صلاح الدین ولد محمد سلام' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۶۲ـ	خالد محمود ولد قاضی محمد صادق' ڈومیسائل کوئٹہ ڈویژن ـ		۵
۶۳ـ	طلعت محمود ولد غلام رسول' کوئٹہ ڈومیسائل	ـ	۵
۶۴ـ	سمیع اللہ ولد محمد رحیم' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۶۵ـ	عابد حسین ولد غلام علی' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۶۶ـ	غلام مصطفے ولد کلا محمد اعظم مینگل چاغی ڈسٹرکٹ	ـ	۵
۶۷ـ	غلام نبی ولد غلام رسول' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۶۸ـ	انور ندیم ولد ابوالحسن' ڈومیسائل کوئٹہ	ـ	۵
۶۹ـ	عبدالرؤف ولد اللہ بخش' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۷۰ـ	محمد عارف ولد عبدالرحمان' کوئٹہ ڈویژن	ـ	۵
۷۱ـ	محمود علی ولد بدل خان' قلات ڈویژن	ـ	۵
۷۲ـ	سعید احمد ولد سلطان احمد' قلات ڈویژن	ـ	۵
۷۳ـ	اللہ بخش ولد میر بختیار خان قلات ڈویژن	ـ	۵
۷۴ـ	غلام مصطفے ولد تیمور خان' کوئٹہ ڈویژن چاغی	ـ	۵
۷۵ـ	جناب علی ولد غوث بخش' سبی ڈویژن	ـ	۵
۷۶ـ	عبدالمجید ولد عبدالعزیز' ژوب ڈویژن	ـ	۵
۷۷ـ	حافظ آفتاب ولد بادشاہ میر' قلات ڈویژن	ـ	۵

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۷۸۔	رحمت اللہ ولد گل محمد جنرل ڈسٹرکٹ	-	۵
۷۹۔	محمد ابراہیم سومرو ولد ہزار خان، نصیر آباد ڈویژن	-	۵
۸۰۔	پسند خان ولد محمد نواز	-	۵
۸۱۔	عبدالوحید ولد غلام جعفر آباد	-	۵
۸۲۔	محمد پناہ ولد محمد صالح، نصیر آباد ڈویژن	-	۵
۸۳۔	مشتاق حسین ولد خادم حسین، نصیر آباد ڈویژن	-	۵
۸۴۔	عبدالغفور ولد مست علی، جعفر آباد	-	۵
۸۵۔	غلام سرور ولد غوث بخش	-	۵
۸۶۔	میر احمد ولد غلام جان، کچھی	-	۵
۸۷۔	غلام درویش ولد محمد خیر کوئٹہ ڈویژن	-	۵
۸۸۔	عزیز اللہ ولد نذیر احمد، جعفر آباد	-	۵
۸۹۔	عنایت اللہ ولد عبدالصمد، کوئٹہ ڈویژن	جونیئر کلرک	۵
۹۰۔	محمد زاہد ولد خدا بخش	-	۵
۹۱۔	منظور علی ولد علی حیدر	-	۵
۹۲۔	جاوید اقبال ولد صوب خان، جعفر آباد	-	۵
۹۳۔	ضمین سلطان ولد محمد حسین، نصیر آباد ڈویژن	-	۵
۹۴۔	سمندر خان، ولد شاہ میر خان، جعفر آباد	-	۵
۹۵۔	عادل حسین، ولد محمد اعظم قلات ڈویژن	-	۵
۹۶۔	عطاء اللہ ولد محمد امین، کوئٹہ ڈویژن	-	۵
۹۷۔	شکر دین ولد نظام الدین کوئٹہ ڈویژن	-	۵
۹۸۔	محبوب علی ولد عبدالغنی، کوئٹہ ڈویژن	-	۵
۹۹۔	شیر علی ولد صاحب داد، قلات ڈویژن	-	۵

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۱۰۰۔	ظفر اللہ ولد حاجی فضل محمد کوئٹہ ڈویژن	-	۵
۱۰۱۔	محمد طاہر ولد امیر علی، کوئٹہ ڈویژن	جونیئر کلرک	۵
۱۰۲۔	محمد صدیق ولد عبدالکریم، کوئٹہ ڈویژن	-	۵
۱۰۳۔	جمیل احمد ولد حاجی عبدالخالق، کوئٹہ ڈویژن	-	۵
۱۰۴۔	محمد یوسف ولد دیدار علی، کوئٹہ ڈویژن	نائب قاصد	۱
۱۰۵۔	واحد بخش ولد میر محمد، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۰۶۔	محمد لطیف ولد اختر محمد، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۰۷۔	غلام حیدر ولد محمد عثمان، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۰۸۔	مسرت خان ولد مرید خان، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۰۹۔	عبدالرحمان ولد محمد خان، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۱۰۔	سبز علی ولد سہراب خان، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۱۱۔	بدرالدین ولد نورالدین، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۱۲۔	منیر احمد ولد نور احمد، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۱۳۔	عبدالرشید ولد عبد احمد، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۱۴۔	اللہ محمد ولد نذیر محمد، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۱۵۔	صلاح الدین ولد نورالدین، کوئٹہ ڈویژن	-	۱
۱۱۶۔	لال خان ولد عبدالستار، کوئٹہ ڈویژن	دفتری	۲
۱۱۷۔	محمد اسماء ولد محمد اسماعیل، کوئٹہ ڈویژن	نائب قاصد	۱
۱۱۸۔	پیارا خان ولد عرض محمد، جعفر آباد	ڈرائیور	۴
۱۱۹۔	طالب حسین ولد بہادر خان، کوئٹہ ڈویژن	نائب قاصد	۱
۱۲۰۔	شیر محمد ولد یار محمد کوئٹہ ڈویژن	سیکورٹی گارڈ	-
۱۲۱۔	رحمت اللہ ولد ملا خدائے دوست پشین	-	۱

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۱۲۲ـ	طالب حسین ولد حاجی خدائیداد کوئٹہ	-	-
۱۲۳ـ	عبدالصادق ولد محمد عمر کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۲۴ـ	نصیر احمد ولد نور احمد کوئٹہ ڈویژن	سیکوریٹی گارڈ	-
۱۲۵ـ	امجد خان ولد سائیں داد قلات	-	-
۱۲۶ـ	الف خان ولد محمد خان پشین	-	-
۱۲۷ـ	شاہ محمد ولد لعل محمد نصیر آباد ڈویژن	-	-
۱۲۸ـ	حبیب اللہ ولد گل محمد خاران	-	-
۱۲۹ـ	محمد اسلم ولد پردل خان قلات	-	-
۱۳۰ـ	شہان خان ولد سلطان محمد کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۳۱ـ	محمد جان ولد باز محمد قلات	-	-
۱۳۲ـ	محمد یوسف ولد محمد اعظم پشین	-	-
۱۳۳ـ	محمد جان ولد حبیب خان کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۳۴ـ	غلام جیلانی کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۳۵ـ	عبدالحکیم ولد نذیر محمد کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۳۶ـ	باز محمد ولد راز محمد کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۳۷ـ	غلام سرور ولد عزت خان کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۳۸ـ	محمد یونس ولد عبدالطاہر کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۳۹ـ	عبداللہ ولد حاجی میر قلم کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۴۰ـ	محمد جمیل ولد سلیمان خان آزاد کشمیر	-	-
۱۴۱ـ	محمد اکبر ولد محمد ہاشم کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۴۲ـ	عبدالمالک ولد حاجی نور محمد کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۴۳ـ	عبدالغفار ولد نور محمد کوئٹہ ڈویژن	-	-

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۱۴۴۔	سید علاؤالدین ولد محمد الیاس، آزاد کشمیر	-	-
۱۴۵۔	خالد حسین ولد ریاض احمد کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۴۶۔	عبدالستار ولد عبداللہ، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۴۷۔	عبدالحمید ولد حبیب اللہ، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۴۸۔	منظور احمد ولد غلام نبی، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۴۹۔	ممتاز احمد خان ولد حاجی مستقیم، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۵۰۔	حاصل خان ولد محمد عظیم، کوئٹہ ڈویژن	چوکیدار	-
۱۵۱۔	سید رحمت اللہ ولد سید فیض محمد، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۵۲۔	عبدالقادر ولد عبدالولی، کچھی	-	-
۱۵۳۔	عبدالولی ولد مولوی خدائیداد، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۵۴۔	عبدالمالک ولد حاجی عبدالرحیم، کوئٹہ ڈویژن،	فراش	-
۱۵۵۔	محمد کامران ولد در محمد -	-	
۱۵۶۔	عبدالمالک ولد عبدالستار	-	-
۱۵۷۔	محمد ریاض ولد عبدالرحمان، آزاد کشمیر	بیرر	-
۱۵۸۔	محمد اکبر ولد لعل محمد، کوئٹہ ڈویژن	مالی	-
۱۵۹۔	عبدالحمید ولد محمد دین، کوئٹہ ڈویژن	بیرر	-
۱۶۰۔	میاں داد ولد محمد حیات، مستونگ	مالی	-
۱۶۱۔	عبدالجبار ولد روزی علی، کراچی	کک	-
۱۶۲۔	عبدالقاروس ولد غلام علی، آزاد کشمیر	بیرر	-
۱۶۳۔	سردار محمد ولد مولاداد، کوئٹہ ڈویژن	ٹیوب ویل ڈرائیور	-
۱۶۴۔	غلام جیلانی ولد تیمور خان، کوئٹہ ڈویژن	چوکیدار	-
۱۶۵۔	محمد اکرم ہیڈ کک	-	

نمبر شمار	نام ولدیت اور رہائش کی اضلاع	نام عہدہ	گریڈ
۱۶۶ـ	مختیار علی ولد رجب علی، کوئٹہ ڈویژن	ویٹر	-
۱۶۷ـ	نیک محمد ولد حاجی حیدر، کوئٹہ ڈویژن	ڈرائیور	-
۱۶۸ـ	اصغر خان ولد نور محمد، لورالائی	-	-
۱۶۹ـ	عبدالشکور ولد عبدالرحیم، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۷۰ـ	محمد اسماعیل ولد احمد، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۷۱ـ	نذر محمد، کوئٹہ ڈویژن -	-	
۱۷۲ـ	عبدالرزاق کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۷۳ـ	حاجی امان اللہ، کوئٹہ -	-	
۱۷۴ـ	عبدالناصر، کوئٹہ -	-	
۱۷۵ـ	ارشاد احمد، ایبٹ آباد	-	-
۱۷۶ـ	سعد اللہ ولد لعل محمد، کوئٹہ	-	-
۱۷۷ـ	پرویز خان ولد علی اکبر ایبٹ آباد	-	-
۱۷۸ـ	عبدالمالک ولد نبی بخش، رحیم یار خان	-	-
۱۷۹ـ	فاروق ولد محمد شفیع، راولپنڈی	-	-
۱۸۰ـ	سلطان محمد، کوئٹہ -	-	
۱۸۱ـ	عبدالمنان، کوئٹہ ڈویژن	-	-
۱۸۲ـ	عبدالقادر حزب اللہ، کوئٹہ ڈویژن	-	-

(ب) سیریل نمبر ا تا ۲۷ تک کی تقرریاں پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر کی گئی ہیں جس نے اپنے قواعد وضوابط جن میں ان آسامیوں کی تشہیر بھی شامل ہے کرنے کے بعد اپنی سفارشات حکومت کو بھجوائیں تھیں یہ وضاحت ضروری ہے کہ جوڈیشنل مجسٹریٹ کی تقرری ایڈہاک بنیاد پر جناب چیف جسٹس بلوچستان ہائی کورٹ کی سفارش پر کی گئی ہے۔

(ii) سیریل نمبر ۲۸ تا ۱۱۶ ان آسامیوں پر جن میں اسٹنٹس جونیئر سکیل اسٹینو گرافرز جونیئر کلرکس اور نائب قاصد شامل ہیں کی تقرری مقرر کردہ طریقہ کار سے ہٹ کر کی گئی ہے کیونکہ محکمہ ہذا میں ملازمتوں پر پابندی کے دوران سینکڑوں کی تعداد میں درخواستیں مندرجہ بالا آسامیوں کے لئے موجود تھیں لہٰذا وقت کی بچت کے پیش نظر جناب وزیر ملازمتہاء کی منظوری کے بعد یہ آسامیاں فوری طور پر پڑ کی گئی ہیں۔

(iii) سیریل نمبر ۱۱۷ تا ۱۱۹۔ ان اسامیوں کو درجہ بالا تفصیل کے مطابق پر کیا گیا ہے۔

(iii) سیریل نمبر ۱۲۰ تا ۱۸۲ محکمہ ہذا نے ان پر بھی تقرری مندرجہ ذیل بالا تفاصیل کی روشنی میں کی ہے البتہ اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ سات ڈرائیوروں کے تبادلے دوسرے محکموں سے ایس اینڈ جی اے ڈی میں کئے گئے ہیں اوران کی تقرری نئی آسامیوں پر کی گئی۔

(ج) سیریل نمبر ا تا ۲۷ ان آسامیوں کے بارے میں یہ درست نہیں ہے کیونکہ کسی آسامی پر کسی وزیریا وزیر اعلیٰ کی سفارش پر تعیناتی نہیں ہوئی۔

() سیریل نمبر ۲۸ تا ۱۸ ان آسامیوں کو اگرچہ تشہیر نہ کیا گیا لیکن اہلیت کی بنیاد پر ان کی تقرریاں کی گئی ہیں۔

(د) مندرجہ بالا تفصیل کی روشنی میں اس کا جواب نفی میں ہے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر سکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

محمد حسن شاہ (سکریٹری اسمبلی) سردار ثناء اللہ خان زہری صاحب کی درخواست ہے کہ مورخہ ۶ اگست ۹۲ کے لئے انہیں اسمبلی اجلاس سے رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر مشترکہ تحریک استحقاق ہے نمبر ۶ ارجن داس بگٹی صاحب پیش کریں۔
مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ

ہم ذیل ممبران اسمبلی اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ مورخہ ۹۲-۸-۴ کو ہمیں اسمبلی کے اجلاس کے بعد اسمبلی کی عمارت سے باہر نکلنے نہیں دیا گیا اور حکومت اس مقدس ادارے کے دروازے کھولنے میں ناکام رہی جس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا۔
لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔
جناب اسپیکر مشترکہ تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ
ہم ذیل ممبران اسمبلی اس تحریک استحقاق کا نوٹس دیتے ہیں کہ مورخہ ۹۲-۸-۴ کو ہمیں اسمبلی کے اجلاس کے بعد اسمبلی کی عمارت سے باہر نکلنے نہیں دیا گیا اور حکومت اس مقدس ادارے کے دروازے کھولنے میں ناکام رہی جس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا۔
لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔
جناب اسپیکر آپ اس سلسلے میں کیا فرمائیں گے؟
مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر ہم اس سلسلے میں تحریک استحقاق کے حوالے سے یہ گزارش کریں گے کہ اسمبلی یا ایوان ایک مقدس اور مسلم ادارہ ہے اور بلوچستان کے پینتالیس ۴۵ لاکھ عوام کا مترجم ہے ہم صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں مورخہ ۴ اگست ۹۲ء کو یہاں اجلاس میں شریک تھے بعد میں جب اجلاس ختم ہوا تو پتہ چلا کہ اسمبلی کے تینوں دروازے بند تھے۔
سردار محمد طاہر خان لونی جناب اسپیکر مولانا صاحبان گپ شپ لگا رہے ہیں۔
مسٹر ارجن داس بگٹی بعد میں مجھے پتہ چلا تھا کہ غالباً" یہ ایک اہم ایشو کا حامل مسئلہ تھا یہاں ایک تحریک التواء ہاؤس میں بھی آنریبل ڈاکٹر کلیم اللہ خان صاحب کی طرف سے پیش ہوئی تھی ضلعی ٹیکس کے بارے میں جس پر حتمی فیصلہ نہ ہونے پر......
جناب اسپیکر حیدری صاحب آپ ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں۔
مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب جب عوام کے نمائندے اسمبلی میں موجود تھے اور عوام

میں محرومی کا احساس پیدا ہوا ان کے اندر مایوسی کا احساس پیدا ہوا تو نتیجتاً" اسمبلی کے تینوں دروازے بند ہوئے اور اس مایوس و محرومی کی صورت میں عوام کی طرف سے اس بات کا یہ عملی ثبوت تھا اس دن اسمبلی کے اجلاس میں یا کابینہ کے آنریبل ممبران' میں سے کچھ ممبران اس چیز کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ یہ کابینہ کا فیصلہ ہے جب کہ کچھ ممبران اس بارے میں اس بات پر بضد ہیں کہ یہ کابینہ کا فیصلہ نہیں ہے جناب اسپیکر اس دن بھی ہم نے یہ بھی ہم نے یہ گزارش کی تھی کہ حکومت نے ضلع ٹیکس لگایا ہے اور یہ حکومت عوام کو کچھ دینے میں ناکام رہی ہے اس پر طرہ یہ کہ ضلع ٹیکس عائد کردیا گیا ہے ایک ایک ٹرک پر ایک ایک ہزار دو دو ہزار روپے ٹیکس لگانا۔

جناب اسپیکر ہماری پارٹی اور ہم نے اس بات کی مذمت کی ہے آپ اس ٹیکس کو واپس لیں یا اس کو سسپنڈ کیا جائے اس وقت تک اسمبلی یا کابینہ میں یہ زیر غور نہ ہو' جناب اسپیکر پھر اس حوالے سے اس اسمبلی میں جب کہ یہاں الیکشن میں منتخب ہو کر نمائندے یہاں موجود ہیں آپ بھی موجود ہیں ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ عوام کے جذبات کی قدر کریں ان کے جائز مطالبات کا احترام کریں۔ یہی ہماری حق نمائندگی ہے جناب اسپیکر گزشتہ اٹھارہ ماہ سے یا دو سال سے یہ حکومت.....

جناب اسپیکر آپ ضلع ٹیکس کے بارے میں بولیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر میں ابھی رولز کے تحت ہی گزارش کرتا ہوں کہ یہ کیسے تحریک استحقاق بنتی ہے۔ میں عرض کر رہا تھا جناب اسپیکر صاحب اس وقت ہر دو کلومیٹر پر ہم اس چیز کے گواہ ہیں میرے خیال میں ہمارے ٹرانسپورٹر جو گاڑیاں چلا رہے ہیں جب کہ بلوچستان میں ہر دو کلومیٹر پر ان کے ٹائرز پنکچر ہو جاتے ہیں ان کے ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں یہاں کے روڈوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے بلوچستان کے غیور عوام یہ مطالبہ کرنے اور اپنی ناراضگی اور رنج کا مظاہرہ کرنے کے لئے وہ اسمبلی کے دروازے پر جمع ہوئے اور میں ان کی حمایت کرتے ہوئے یہ گزارش کرتا ہوں یہ انکاری ایکشن Reaction تھا جس کی وجہ سے ممبران اسمبلی ڈھائی تین گھنٹے تک اسمبلی کے احاطہ میں بند رہے اس لئے بلاشبہ اسمبلی ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے ٹریژری بنچز کے ممبران ہی کی طرف سے مجروح ہوا ہے اس کی جو بیسک یعنی بنیادی وجہ بھی یہی ہے لہذا میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس قسم کے حالات اور موقع پیدا نہیں ہونے چاہیں جس سے اس قسم کی فضا پیدا ہو جائے اسمبلی ایک مقدس ادارہ ہے بلوچستان اسمبلی عوام کی عکاسی کرنے والا ایک ادارہ ہے عوام کے دکھ درد دور کرنے والا ادارہ ہے ان کی اشک شوئی کرنے والا ادارہ ہے بلکہ ہم یہاں عوام کو تکلیف دینے کے

لئے جمع نہیں ہوئے ہیں للذا میں پر زور گزارش کرتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے عوام کے جذبات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس اسمبلی جیسے مقدس ادارہ کو مد نظر رکھتے ہوئے آنرایبل ممبرز کے استحقاق کو بھی مد نظر رکھیں۔ شکریہ

جناب اسپیکر اور کوئی صاحب اس تحریک پر بولیں گے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر جہاں تک استحقاق کا تعلق ہے وہ بلواسطہ یا بلاواسطہ کس طرح بنتا ہے جتنی باتیں انہوں نے کیں ہیں ہم سب اس کی تائید کرتے ہیں۔ ظاہر ہے انہوں نے بلواسطہ تحریک استحقاق مجروح ہونے کی بات کی ہے حکومت کے ناجائز ٹیکس کی وجہ سے لوگ مشتعل ہوئے ہیں انہوں نے پھر گیٹ بند کئے جس کی وجہ سے اسمبلی ممبران کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت نے باقی ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح کیا۔ یہ استحقاق عوام نے مجروح نہیں کیا بلکہ گورنمنٹ نے کیا ہے۔ یہ گورنمنٹ کی وجہ سے اور ان کے ناجائز ٹیکسوں کی وجہ سے عوام مشتعل ہوئے اس کے ذمہ دار عوام نہیں گورنمنٹ ہے جس نے ناجائز ٹیکس لگایا ہے اور اس وجہ سے ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے للذا ہم اس تحریک استحقاق کی حمایت کرتے ہیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب میرے ساتھیوں نے اس بارے میں کافی تفصیل سے بات کی ہے اور میرے لئے انہوں نے کچھ نہیں چھوڑا کہ میں اس پر بات کروں یہ ۴ تاریخ کا واقعہ ہے اس دن ہم اپوزیشن والے اسمبلی میں بیٹھے تھے ٹریژری والے آپس میں لڑ پڑے۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ کیبنٹ میں فیصلہ ہوا ہے کوئی کہہ رہا تھا کہ کیبنٹ میں فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ ہم نے ٹیکس کے حوالے سے انکی خدمت میں یہ گزارش کی تھی کہ جہاں تک سوئی گیس کی رائلٹی ہے وہ اتنے پیسے ہیں کہ یہاں کے لئے کافی ہیں۔ یہ جو چھوٹے ٹیکس ہیں پھر ان کی کوئی اہمیت نہیں رہتی' اس مد سے ہمیں بڑے پیسے ملتے ہیں۔ کیونکہ ہم سارے لوگوں کو وہ سہولتیں مہیا نہیں کرتے ہیں۔ تو پھر ہمیں یہ حق بھی نہیں کہ ہم ان پر ٹیکس بھی لگائیں۔ جب ہم یہاں سے باہر نکلے تو لوگ ایگریسو aggresive تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اس حوالے سے کہہ جو کچھ ہو رہا ہے ہمارے ساتھ بہت ناجائز ہو رہا ہے وہ لوگ صحیح کہہ رہے تھے کہ ہم کیوں ٹیکس دیں۔ اور ہم انہیں کیا سہولتیں دے رہے ہیں کیا ہم ان کے لئے روڈ اچھے بنا رہے ہیں۔ اور ان کے لئے اچھی چیزیں تعمیر کر رہے ہیں مثبت انداز میں اور پھر ہم ان سے ٹیکس لیں۔

ٹریژری والوں کی خدمت میں بھی یہ گزارش کی تھی ٹیکس کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے پاس پیسے نہیں

ہیں میں نے ان کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ جناب گیس کے پیسے رائلٹی کی صورت میں کافی آپ لوگوں کو مل رہے ہیں اور آپ لوگ اور بھی ٹیکس لگا رہے ہیں ہمارے اور بھی رائلٹی کے پیسے ہیں وہ بھی ہمیں ملنا چاہیے وہ اپنی کمزوری کو عوام پر نہ ڈالیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر گورنمنٹ کی طرف سے ہوا ہے اور لوگ حق بجانب تھے شاید اسمبلی والے ہی ہیں، نہیں چھوڑ رہے تھے کہ عوام شاید ایگریسو aggressire نہیں تھے ہم نے انہیں بتایا کہ ہم نے آپ کی بات وہاں پر کی ہے۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم آپ کی بات اسمبلی میں کریں۔ باقی ہماری بات کوئی مانے یا نہ مانے وہ الگ بات ہے ٹریژری بینچز والے جب ہال سے باہر نکلے اور انہوں نے کہا کہ ہم عوام میں جائیں گے اور پستے بادام توڑیں گے اور پتہ چلا کہ پھر کیا ہوا، اس کے باوجود ہمیں یہ یہاں بند کیا گیا ہم یہاں تین چار گھنٹے تک رہے جس طرح ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے عوام کی طرف سے ہمارا استحقاق مجروح نہیں ہوا ہے شکریہ

جناب اسپیکر کوئی اور صاحب اس پر بولیں گے جان محمد خان جمالی آپ بولیں گے۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر اطلاعات) جناب والا! پہلے عبدالحمید خان اچکزئی صاحب بات کریں پھر میں بولوں گا۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر اطلاعات) جناب اسپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کے دو پہلو ہیں ایک پہلو پر آپ رولز اینڈ ریگولیشن کے مطابق فیصلہ دے سکتے ہیں اور رولنگ دے سکتے ہیں کہ یہ استحقاق بنتا بھی ہے یا نہیں، جہاں تک ٹیکس کا تعلق ہے اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ یہ تو حکومت میں شامل پارٹیوں کی دو آراء ہی نہیں۔ سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ایک بے معنی قسم کا ٹیکس ہے اور اس ٹیکس سے کوئی خاص آمدنی بھی نہیں ہے مثلاً" لورالائی کے ضلع میں آپ نے پانچ لاکھ روپے کا ٹھیکہ دے دیا ہے اور پشین میں بیس پچیس لاکھ روپے کا ٹھیکہ دے دیا ہے اس سے کونسی بلوچستان میں ترقی ہوگی اور پشین میں کونسی اور بلوچستان کا کون سا ضلع آباد ہوگا اس کے نقصانات یہ ہیں کہ اس کے درمیان میں ٹھیکدار آجاتا ہے۔ لوگ حکومت سے اتنے تنگ نہیں ہوتے ہیں جتنے ٹھیکے دار سے تنگ ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ٹھیکیداری سسٹم ہے اور ٹھیکیدار خواہ مخواہ لوگوں کو تنگ کرے گا لوگوں کا مال فروٹ سبزی، وغیرہ وقت پر کہیں پہنچ نہیں سکے گا، یہ سب کھلے ہمیں گورنمنٹ کو ان سے بچنا چاہیے۔ اس ٹیکس کو ختم کردیں بلکہ فیصلہ پر اس ایوان میں تو سب متفق ہیں کہ اس ٹیکس کو یکسر ختم کیا جائے اب اس کے لئے طریقہ کار کیا ہونا چاہیے میرے خیال میں اس کے متعلق کس کو بات

کرنا چاہیے جن زمینداروں نے گھیراؤ کیا تھا وزراء صاحبان نے اور اسمبلی ممبران نے ان سے وہاں پر یہ وعدہ کیا تھا کہ ۱۱ تاریخ تک ہمیں آپ موقع دے دیں حکومت ۱۲ تاریخ تک اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کرلے گی۔ اب اگر گورنمنٹ کے وزراء میں سے کوئی یہ یقین دھانی کرائے کہ ہم اس وعدہ پر قائم رہیں گے یا نہیں اور ۱۲ تاریخ تک اس ٹیکس کو ختم کرواسکیں گے یا نہیں نہیں تو پھر ہمیں زمینداروں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا۔

جناب اسپیکر اس وقت مسئلہ اس تحریک استحقاق کا ہے جی جان جمالی صاحب

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر اگر مجھے پہلے موقع دیں تو شکریہ

جناب اسپیکر چونکہ میں معزز ایوان میں Late آیا میری غیر حاضری میں میرے دوست نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہوا ہے امیر زمان صاحب نے

جناب اسپیکر ابھی تک اس کی باری نہیں آئی ہے یہ بعد میں جی جان جمالی صاحب

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) جناب اسپیکر جو تحریک استحقاق معزز اراکین نے پیش کی ہے اس کی تو میں فلور آف دی ہاؤس پر بالکل مخالفت نہیں کروں گا کیونکہ بلوچستان اسمبلی سپریم Supreme ہے۔ اس کے بعد کچھ اور جو اراکین اسمبلی کی عزت ہے اور ان کے پرولیجز ہیں وہ سپریم Supreme ہیں۔ انہیں بلوچستان کے عوام نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے انہوں نے اپنے عوام کے مستقبل اور ان کے لئے ترقیاتی عمل کا فیصلہ کرنا ہے لوکل باڈیز کے حوالے سے دو تین وضاحتیں کرتا چلوں کہ سردار طاہر خان بھی چیئرمین رہے ہیں۔ میں بھی میونسپل کمیٹی میں رہا سرور خان بھی ضلع پشین کے چیئرمین ضلع کونسل کے رہے لوکل باڈیز اپنا نولس باڈیز ہیں انہیں خود ٹیکس لاگو کرنے کا اختیار ہے لیکن ان کے طریقہ کار سے عوام کو ضرور پریشانی ہو رہی ہے بلوچستان میں پہلے کبھی لوکل باڈیز ٹیکس نہیں لگایا گیا تھا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر عرض یہ ہے کہ اس تحریک التواء کا تعلق پارلیمانی گروپ سے ہے آپ نے اس کو پہلے ڈیفر کیا ہے جب تک اس سے متعلق کابینہ کا فیصلہ ہو جائے آپ اس کو ڈیفر کردیں اور اس کے متعلق بعد میں فیصلہ کریں۔

جناب اسپیکر کابینہ کا فیصلہ کب تک ہو جائے گا آپ یہ بتادیں؟

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر اس مسئلہ کا تعلق کابینہ سے نہیں ہے اس کا تعلق بلوچستان کے

عوام سے ہے کابینہ نے تو اس پر پہلے سے فیصلہ کیا ہوا ہے اب عوام کا فیصلہ ہے اس نے ہوش میں کیا ہے یا بے ہوشی میں کیا ہے۔

(مداخلتیں)

جناب اسپیکر سرور خان اور ہمایوں آپ سب تشریف رکھیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر میر ہمایوں خان مری صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں آپ باقی سب کو بٹھا دیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب والا! یہ کہتے ہیں کہ یہ جو ٹیکس لگایا ہے کابینہ نے لگایا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ کابینہ کا مسئلہ ہے یہ پارلیمانی گروپ کا فیصلہ نہیں ہے جی یہ بلوچستان کے عوام کا مسئلہ ہے پارلیمانی گروپ کا مسئلہ نہیں ہے ان کا جو مسئلہ ہوتا ہے وہ اندرون خانہ ہوتا ہے مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے اس کو ہوش میں کیا ہے یا بے ہوشی میں کیا ہے عوام یہاں تڑپ رہے ہیں اور تمام لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ہمیں یہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ حل کرائیں قمار صاحب نے یہاں یہ مسئلہ اٹھایا ہے اور آپ اس کو سبوتاژ Sabotage کر رہے ہیں نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ جو بھی بات ہوتی ہے آپ کہتے ہیں بیٹھیں پھر ہم کیوں بیٹھیں ہم یہاں بیٹھنے کے لئے تو نہیں آئے ہیں ہم تو یہاں مسائل حل کرانے کے لئے آئے ہیں۔ لوگوں کے مسائل کے لئے آئے ہیں وہاں سے ایک منسٹر اٹھ جاتے ہیں کہ یہ نہیں ہے اور منسٹر سی اینڈ ڈبلیو اٹھ جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے یہ کیبنٹ کا مسئلہ ہے جناب یہ کیبنٹ کا مسئلہ نہیں ہے بلوچستان کے عوام کا مسئلہ ہے آپ یہاں بیٹھے ہیں اور منسٹر آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور لڑ رہے ہیں

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپیکر ایک تو آج وزیر بلدیات موجود نہیں ہیں اور یہ میرے متعلق مسئلہ نہیں ہے وزیر بلدیات جب آجائیں وہ صحیح طریق کار کے مطابق جواب دے سکتے ہیں اور یہ بات کیبنٹ کا ریکارڈ منگوا کر دیکھ سکتے ہیں کیبنٹ میں کب یہ پاس ہوا ہے اور ان میں کونسے ممبر شامل تھے اور اب تک ہم نے پارلیمانی طریق کار نہیں سیکھا ہے اسمبلی کے اندر ایک بات کرتے ہیں باہر دوسری دونوں باتیں تو نہیں ہوسکتی ہیں جو آدمی کیبنٹ کے فیصلے کے خلاف ہے وہ یا تو مستعفی ہوجائے یا پھر اس مسئلے کو دوبارہ کیبنٹ میں اٹھائے۔

یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ مذاق ہے کیا یہ کیبنٹ میں پاس ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے آپ مہربانی کریں اس ریکارڈ کو

اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے کہ یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے اور جو کیبنٹ کے فیصلے کے خلاف ہے وہ مستعفی ہو جائے اگر اس کا فیصلہ نہیں ہے تو استعفی دے دے جرات کرے اگر جرات کرے تو استعفی دے ایک کیبنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے پھر کبھی ایک بات کرتے ہیں کبھی دوسری پھر مستعفی ہو جائے لوگوں کو جھوٹ بولنا لوگوں کو اکسانا خرابی کرنا یہ سیاست تو نہیں ہے پھر وہ استعفی دے دیں کہ ہم کیبنٹ کا فیصلہ نہیں مانتے ہیں۔

جناب اسپیکر سرور خان اس دن آپ شاید تھے یہ نہ تھے اس دن یہ مسئلہ ڈفر ہوا تھا جو منسٹر لوکل گورنمنٹ ہے انہوں نے کہا تھا کہ تین تاریخ کو کابینہ کا اجلاس ہونا ہے اگر یہاں بات کریں تو متعلقہ بات کریں اب اس دن فیصلہ ہوا تھا کہ تین تاریخ کو یہ مسئلہ پھر کابینہ میں پیش ہوگا وہ نہیں ہو سکا ہے اور آج یہ مسئلہ یہاں دوبارہ پیش ہے حسب فیصلہ یہ بات تھا کہ کابینہ کے فیصلے کے بعد پھر ایوان میں دوبارہ یہ زیر غور لایا جائے گا اور اب مہربانی فرما کر یہ بتا دیجئے کہ کابینہ کا اجلاس کب ہوگا تاکہ ہم اس تحریک التواء پر بحث کر سکیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر جہاں تک اس تحریک التواء کا تعلق ہے اور اس کی منظوری کا تعلق ہے۔

جناب اسپیکر خان صاحب یہ سب باتیں گزر چکی ہیں یہ وزیر بلدیات کی طرف سے بات آئی تھی کہ کابینہ کا اجلاس ہوگا کابینہ کے اجلاس کے بعد اس کو زیر غور لائیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) پھر جناب والا! اس کو کابینہ کے اجلاس تک چھوڑ دیں پھر وہ جو فیصلہ کریں۔

جناب اسپیکر پھر اب یہ بتا دیں کہ کابینہ کا اجلاس کب ہوگا؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) اس کا فیصلہ دس گیارہ تاریخ تک ہو جائے گا اور جو شخص کابینہ کے فیصلے سے اتفاق نہیں کرتا ہے وہ جرات کرے مستعفی ہو جائے اکسانا یہ کوئی پارلیمانی آداب نہیں اگر کوئی کیبنٹ کے فیصلے سے اتفاق نہیں کرتا ہے تو مستعفی ہو جائے میں کہتا ہوں کہ یہ لوگوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہیں اور کرسی سے بھی چمٹے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر مولانا امیر زمان خان پہلے میر باز خان کو بات کرنے دیں اور سرور خان نے جو جذبات میں آکر غیر پارلیمانی الفاظ کہے ہیں وہ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں یہ پارلیمانی روایات نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب والا! آپ یہ الفاظ حذف نہ کرائیں ہم ان کا جواب دیتے ہیں.....

جناب اسپیکر مولانا امیرزمان صاحب آپ تشریف رکھیں کہ میں جتنا لینینٹLevlentہوں نرمی کررہا ہوں اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی صحیح طریقے سے چلے' میں کہتا ہوں کہ اس میں سب حصہ لیں اور اس اسمبلی کی کارروائی سے آپ اور عوام سب مستفید ہوں

بحکم جناب اسپیکر کارروائی سے حذف کئے گئے۔ اور آپ بھی اپنا فرض ادا کریں لیکن انتہائی افسوس کی بات ہے کہ آپ ایک کی بجائے دو دو چار چار اکٹھے کھڑے ہوجاتے ہیں آپ ایک ساتھ بولتے ہیں آپ کو یہ بھی پتہ نہیں ہے جب ایک فرد بول رہا ہو تو دوسرا مداخلت نہیں کرتا ہے اور دوسرا اس کی بات کو نہ کاٹے اور اس کو سنے غیر متعلقہ گفتگو نہ کریں اس طرح سے آپ حضرات اپنا وقت بھی ضائع کریں گے اور دوسروں کا بھی وقت ضائع کریں گے ایک وقت میں یہاں صرف ایک فرد بولے اس کی بات بھی کسی کی سمجھ میں آئے اس سے اسمبلی کو اور عوام کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا! جیسا کہ آپ نے فرمایا اسمبلی کے رولز بزنس ہوتے ہیں اس کے متعلق چلیں یہ سب کے مفاد میں اور جیسا کہ یہ تحریک التواء قہار صاحب یہاں لائے ہیں یہ حکومت کا ڈیسیشن Desicion ہے اور ہم اب تک اس کو نہیں سمجھ سکے ہیں سرور خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ کیبنٹ کا فیصلہ ہے اگر یہ کیبنٹ کا فیصلہ ہے تو یہ اسمبلی کا رائیٹ بنتا ہے ہم اس پر بحث کریں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کیبنٹ کا فیصلہ نہیں ہے یا آپ اس کو سسپنڈsuspent کردیں اگر آپ اس کو ملتوی کررہے ہیں تو کابینہ کا فیصلہ کب ہوا یہ ایک صورت حال ہے جیسا کہ سرور خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فیصلہ ہوچکا ہے اگر یہ فیصلہ ہوچکا ہے یہ فیصلہ غلط ہے یا صحیح ہے اس پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایوان کا حق ہے اس پر یہ ایوان ڈیبیٹ کرےdebate کرے۔

جناب اسپیکر یہ آپ کی بات درست ہے' میرباز خان۔

میرباز خان کھیتران جناب والا! کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ کیبنٹ کا فیصلہ ہے کوئی کہتا ہے اس کو کابینہ نے اپروOpprove نہیں کیا ہے کہ پاکستان کی یہ پہلی اسمبلی ہے کہ ٹریژری بنچز والے اپوزیشن کا کردار ادا کررہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کے لئے کوئی موزوں فیصلہ کردیں۔

مولانا امیرزمان (وزیر زراعت) جناب والا! میں کہتا ہوں کہ میں تو ایگریکلچر کو لات مار سکتا ہوں' اور سرور خان بی اینڈ آر کو بالکل نہیں چھوڑ سکتے ہیں لہٰذا اس کو کوئی پتہ نہیں ہے وہ اس کے متعلق بات نہ کریں۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب والا! ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اس دن کابینہ کے لوگ بھی آدھے حاضر تھے اور آدھے غیر حاضر تھے اور ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ عوامی اہمیت کے بعض مسائل پر بات کر کے یہ کابینہ کو ڈیفر کرنا چاہیے یا کابینہ سے پاس ہو کر آئے اور اس پر اسمبلی میں بحث ہونا چاہیے دونوں صورتوں میں اس سوال پر بحث ہونا چاہیے پھر اسمبلی میں بحث مباحثہ ہوگا اب پوزیشن یہ ہے کہ ایک طرف تو ٹھیکدار اپنے حقوق جتلا تا ہے کہتا ہے مجھے ٹھیکہ ملا ہوا ہے' اور حکومت کی طرف سے ہے دوسرے طرف سے عوام جوق در جوق آتے ہیں۔ ان خامیوں کو ڈھانے کی کوشش کرتے ہیں ان کی چھین کو ہٹاتے ہیں۔

جناب اسپیکر اس کو بارہ تاریخ کو بحث کے لئے رکھ لیتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) اسپیکر کا اپنا ایک رول (role) ہوتا ہے وہ غیر جانبدار ہوتا ہے ' آپ کسی پارٹی کے اسپیکر نہیں ہیں آپ کو ہم سب نے ووٹ دیا ہے اور اگر آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانبداری کے سلوک پر ار ہے ہیں تو ہمیں بھی یہ حق ہے کہ ہم اپنی بات کی وضاحت کریں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جمعیت علماء اسلام یہ کہتے ہیں کہ ہم مخلوط حکومت میں شامل ہیں انہوں نے مخلوط حکومت کی بجائے ژوب میں پشتو خواہ کے ساتھ اتحاد کیا اور ان کے ساتھ چیئرمین وغیرہ پر بیٹھے پھر انہوں نے اس مخلوط حکومت......(مداخلت)

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر

جناب اسپیکر یہ ضابطہ اخلاق نہیں ہے کہ آپ سب اکٹھے بولیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) (پوائنٹ آرڈر) جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر غفور حیدری صاحب اور عبدالحمید صاحب آپ بیٹھ جائیں صرف ایک ممبر بولے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکر آپ اپنی جانبداری والی پوزیشن چھوڑیں اسپیکر کی ایک بہت بڑی حیثیت ہوتی ہے اور اس کی حیثیت منصف کی ہوتی ہے آپ اس سیٹ پر بیٹھ کر کے اپنے ساتھیوں کا تحفظ کر رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن تاریخ آپ کو پھر جس نام سے یاد کرے گی کہ آپ اسپیکر کی حیثیت سے نہیں بلکہ آپ نے جمعیت علماء کے اسپیکر کی حیثیت سے رول پلے (Play Role) کیا ہے یہ میرا حق ہے کہ میں اس اسمبلی کے فلور پر یہ واضح کروں کہ اس جماعت مخلوط حکومت میں

رہتے ہوئے اپوزیشن کے بینچوں سے سینٹ کا ووٹ لے کر کے اس مخلوط حکومت کی خلاف ورزی کی ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آیا صرف یہ جماعت اس مخلوط حکومت میں اپنے مفادات کے لئے شامل ہوئی ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ مل کر ووٹ لینا چاہتی ہے تو ان کو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس جماعت کا کوئی بیس (Base) بھی ہے۔ مخلوط حکومت کے بھی کوئی پارلیمانی آداب ہوتے ہیں کیا ہر جگہ اپنے لوگوں کو کامیاب کرانا اور مخلوط حکومت کے خلاف سیاست میں ان کے خلاف مقابلہ کرنا اسمبلی میں ایک بات کرنا اور باہر دوسری بات کرنا ان کا کونسا ضابطہ اخلاق ہے کیا اس اسمبلی میں بیٹھ کر حکومت میں ہیں اور حکومت کے مخالفوں کے ساتھ......

جناب اسپیکر خاں صاحب آپ

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) آپ مہربانی کریں اگر یہ ٹیکس وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی پاس کیا ہے تو اس نے بھی مخلوط حکومت کے اعتماد کے ساتھ جو اس کا سربراہ ہے اس حیثیت سے انہوں نے پاس کیا ہے تو یہ فیصلہ وزیر اعلیٰ کا ایک آئینی قانونی اور جمہوری حق ہے اور اگر کوئی ممبر وزیر اعلیٰ کے اس فیصلے کو نہیں مانتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس سے اختلاف کر کے اسمبلی سے استعفیٰ دے دے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اور مولوی صاحبان اس اسمبلی سے یا ان وزارتوں سے کبھی بھی مستعفی نہیں ہوں گے۔

جناب اسپیکر جی خان صاحب

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) کیونکہ ہم ذاتی مفادات کی خاطر آئے ہیں نہ یہ جائیں گے اور نہ ہم جائیں گے......(مداخلت)

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ بیٹھ جائیں پہلے عبدالحمید خان صاحب کو بولنے دیں آپ کے پوائنٹ کے بارے میں میں نے آپ کا نام بولنے کے لئے لکھ دیا ہے اس بات کی میں وضاحت کروں کہ سرور خان صاحب نے دو دفعہ کہا ہے کہ یہ وہ نہیں ہے میں بحیثیت اسپیکر کے ایز اسپیکر-(As a Speaker) رہوں گا انہوں نے میں نے صرف ان کی توجہ اس طرف دلائی کہ جو بھی بات کرنی ہے پارلیمانی روایات کو مد نظر رکھ کر کریں ہم نے اسمبلی میں کسی کو بات کرنے سے کبھی نہیں روکا ہے اور جو ہم فیصلہ دیں گے وہ ضابطہ کے مطابق ہوگا اس لئے کسی بات کو ایسے غیر اصولی طور پر نہ کی جائے جی عبدالحمید خان صاحب

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر بحیثیت ایک مسلمان کے ہم سب کا یہ عقیدہ ہے کہ جو بھی بات ہوتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر ہی ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پتہ نہیں یہ استحقاق کیسے بنتا

ہے اگر سرور خان جیسا کہ انہوں نے تقریر کی ہے انہوں نے نیک نیتی سے ان کو تجویز دی ہے مولانا امیر زمان صاحب کو کہ آپ مستعفی ہو جائیں تو اس میں استحقاق کی کونسی بات ہے انہوں نے میرے خیال میں نیک نیتی سے کہا ہے کہ آپ استعفی دے دیں اور انہوں نے شاید نیک نیتی سے انکو جواب دے دیا ہے کہ میں مستعفی نہیں ہوں گا دوسری بات یہ کہ یہ ایوان فیصلہ کرے کہ واقعی سرور خان کاکڑ صاحب نے انہیں نیک نیتی سے مشورہ دیا ہے کہ وہ مستعفی ہو جائیں اور اگر یہ نیک نیتی پر مبنی ہے تو اس پر تحریک استحقاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے دوسری بات یہ کہ وہ جو پختونخواہ کا چارج (Charge) لگایا ہے کہ انہوں نے وہاں پر پختونخواہ کے ساتھ اتحاد کیا ہے یہ حقیقت پر مبنی ہے انہوں نے ژوب میں پختونخواہ کے ساتھ الائنس کیا ہوا ہے اور چمن میں پختونخواہ کے خلاف الائنس کیا ہے مولانا صاحب یہ بھی کرتے ہیں اور وہ بھی کرتے ہیں ایسی کوئی خاص بات تو نہیں ہے جہاں ضرورت پڑی وہ الائنس کرتے ہیں اور جہاں ضرورت نہیں پڑی وہاں الائنس نہیں کرتے ہیں تو اس میں بھی خیر ہے اللہ تعالی کی طرف سے جہاں ان کی مرضی ہے الائنس کریں اور جہاں ان کی مرضی نہیں ہے وہاں نہ کریں۔

جناب اسپیکر جی مولانا عصمت اللہ صاحب

مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب اسپیکر جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے۔

جناب اسپیکر جی تحریک استحقاق

مولانا عصمت اللہ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) تحریک استحقاق کا تعلق ہے وہ فیزا ایبل (Feasiable) ہے کیونکہ استحقاق حق سے ماخوذ ہے حکومت کے ممبران کیبنٹ کے ذریعے سے جو فیصلہ کرتے ہیں تو اس کی ذمہ داری قبول کرنا ان کا حق ہے حکومت نے جو فیصلہ کیا بھی تو حکومت کو اور اس کے ممبران کو یہ حق حاصل ہے کہ اس مسئلے سے اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیں تو اس فیصلے سے بری الذمہ قرار دینا حکومت کے افراد ممبران کا حق ہے جو کہ اس حکومت میں شامل ہیں خان صاحب نے اس حق کو متاثر کرتے ہوئے حکومت کے ممبران پر یہ تہمت باندھی کہ یہ فیصلہ کیبنٹ نے کیا ہے اس سے اسمبلی کے ان ممبران کا حق یقینا" مجروح ہوتا ہے جنہوں نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے اس سے اسمبلی کے ان ممبران کا حق یقینا" مجروح ہوتا ہے جنہوں نے یہ فیصلہ نہیں کیا ہے اس حوالے سے میں کہہ سکتا ہوں یہ استحقاق فیزا ایبل ہے اس پر بحث کی جائے اب واقعتا" یہ فیصلہ کیبنٹ نے نہیں کیا تو اس کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ تقریبا" ۸۲-۱۹۸۱ء میں صدر پاکستان کے ایک حکمنامہ کے

تحت ضلع ٹیکس کا اجراء کیا تھا اور اس وقت کے گورنر صاحب نے بلوچستان کو اس سے مستثنیٰ کیا تھا اور یہ نہیں تھا کہ بلوچستان اس کا متحمل نہیں ہے اب لوکل گورنمنٹ سے یا کہ اس محکمے کے افسران اس پرانے حکمنامے کو لے کر وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس فائل لے گئے اور ان سے دستخط کروادیئے اس فیصلے کا تعلق کیبنٹ سے نہیں ہے اس سے کیبنٹ بری الذمہ ہے جہاں تک سرور خان صاحب کا استعفیٰ کا مسئلہ ہے یا ممبر صاحب کی تائید کی بات ہے تو خان صاحب کو بھی مستعفی ہونے کی ضرورت پڑی ہے یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ان کی فطری بات ہے انہوں نے کہہ دی اور خان صاحب نے کہا کہ جمعیت کے ممبران مستعفی ہو جائیں اب خان صاحب ایک سینئر وزیر ہیں ہر وقت وزیر رہے ہیں وزارت نے ہمیشہ اس کی وفاداری کی ہے اب اتنا سینئر وزیر ہوتے ہوئے مملکتی امور سے اتنا بے خبر ہوتے ہیں کہ ایک فیصلہ کیبنٹ نے کیا نہیں ہے اور وہ ایوان میں کہتا ہے کہ یہ فیصلہ کیبنٹ نے کیا ہے تو مملکتی امور میں اتنی لاپرواہی اور اتنی غفلت کو مد نظر رکھتے ہوئے خان صاحب کو چاہیے کہ مستعفی ہو جائیں لیکن یہ کبھی نہیں ہوں گے دوسری بات یہ ہے شائد خان صاحب کو ان معاملات میں دلچسپی اور وجوہات کی وجہ سے بھی ہو جو کہ اسمبلی سے باہر کے لوگ بھی جانتے ہیں کہ خان صاحب کو کیوں دلچسپی ہے اور حمید صاحب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری مصالحت کرنے کی کوشش کی۔ اور ساتھ ہی ہمیں استعفوں کی دعوت دے رہے ہیں شائد خانصاحب کو ہمارے استعفوں کی ضرورت پڑی ہے خانصاحب نے ایک اور بات کی کہ مولوی صاحبان یہ بھی کرتے ہیں اور وہ بھی کرتے ہیں۔ میں خانصاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ حزب اختلاف میں بھی ہیں اور حزب اقتدار میں بھی' اگر یہ دونوں عمل ہم نے سیکھا ہے تو ان سے سیکھا ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب اسپیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب اسپیکر آپ اس کو جلدی مختصر کریں کیونکہ کارروائی میں آدھ گھنٹہ باقی ہے۔

مولوی عبدالغفور حیدری (وزیر) سرور خان صاحب حوصلہ رکھئے بڑے وزیر بھی ہیں اور جسامت کے لحاظ سے بھی بڑے (مداخلت)

ملک محمد شاہ مردانزئی (وزیر) جناب اسپیکر مجھے پتہ ہے کہ یہ ضلع ٹیکس کس طرح لگا ہے میں مولانا صاحب کی دماغ میں لاتا ہوں اور پندرہ منٹ کے اندر کابینہ کے مینٹس Mintes اس فلور پر پیش کرتا ہوں......(مداخلت)

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب اسپیکر یہ پارلیمنٹ کے ممبر ہیں

اس کو ابھی تک پتہ نہیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کس طرح بنتی ہے اور ہوتا کیا ہے اب اگر معزز رکن نے چیلنج دی ہے تو میں ان کی چیلنج قبول کرنے کو تیار ہوں' اور میں سمجھتا ہوں کہ پھر آئی جے آئی کے ممبران نے آپس میں بیٹھ کر خفیہ بلوچستان کے عوام کے خلاف ایک سازش کی ہے جہاں تک حقائق کی بات ہے تو کیبنٹ سیکرٹری کو بلوایا جائے اور اس سے وہ مینٹس Minates طلب کئے جائیں کہ کابینہ میں بات آئی تھی یا نہیں۔ وزیر اعلیٰ ٹھیک ہے بااختیار ہے ان کے اپنے اختیارات ہیں۔ لیکن اگر وزیر اعلیٰ کابینہ کو کراس کر کے اتنا بڑا فیصلہ کرتا ہے تو پھر اس کو اپنے کابینہ کو اعتماد میں لینا ضروری ہے کیونکہ کابینہ اس لئے ہوتی ہے کہ قومی اور ملکی امور اور ان امور کو باہمی صلاح و مشورے سے مل بیٹھ کر حل کیا جائے' میں سمجھتا ہوں کہ فلور آف دی ہاؤس پر یہ انتہائی دروغ گوئی ہے۔ کہ اس قسم کی بات کو کابینہ کی طرف سے منسوب کیا جائے' اور پھر اس کی میں اس طرح وضاحت کرتا ہوں کہ جیسے کہ خانصاحب نے فرمایا کہ ضلع ٹیکس سے گورنمنٹ کو فائدہ کیا ہے۔ ضلع ٹیکس سے من پسند **ٹھیکداروں** کو تو فائدہ ہو سکتا ہے **مثلاً**" میں قلات کی بات کرتا ہوں کہ اگر وہ دو لاکھ یا تین لاکھ پر نیلام ہوتا ہے اور جتنی اس کی آمدنی ہے قلات ایک زرعی علاقہ ہے جہاں سب آلو پیاز' زیرہ' گندم' اور دیگر فصلات وغیرہ' تو وہاں اس حوالے سے جو موجودہ ٹیکس لگا ہے حساب لگایا کہ ایک ٹرک پر ہزار سے بارہ سو روپے ٹیکس لگتا ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو تقریباً" ایک کروڑ روپے سالانہ آمدنی بنتی ہے' اور حکومت کے کھاتے میں تین لاکھ روپے جمع ہوں گے۔ اور اس طرح من پسند آدمی کی جیب میں ستانوے لاکھ روپے چلے جاتے ہیں۔ اب آپ حضرات بتادیں کہ اس سے بلوچستان کی حکومت کو کیا فائدہ ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سراسر ناانصافی ہے اور ایسے لوگوں کو نوازنے کا ایک منصوبہ ہے جو ہمیشہ چور دروازے سے ان طریقوں سے لوگوں کا استحصال کرتے ہیں ابھی آپ پورے صوبے کا اندازہ لگائے کہیں ایک لاکھ کہیں دو یا تین لاکھ' ان سب کو ملائیں تو بھی ایک کروڑ روپے حکومت کے خزانے میں جمع نہیں ہوں گے۔ جب یہ پوزیشن ہے تو بلوچستان کے عوام کو سراپا ہڑتال پر کیوں مجبور کیا جائے پورے حب سے لے کر ژوب تک پوری ٹریفک جام ہے اور زمیندار احتجاج کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ تحریک استحقاق سے متعلق بات کریں۔

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر) جناب اسپیکر میں اس حوالے سے گزارش کرتا ہوں کہ تحریک استحقاق اس حوالے سے بنتی ہے۔ کہ کابینہ کے تمام ممبران کے علم میں یہ بات نہیں' سوائے لوکل گورنمنٹ کے منسٹر یا' سرور خان صاحب یا اس کے کچھ احباب...... (شور)

جناب اسپیکر تمام ممبران تشریف رکھیں جعفر خان صاحب آپ بولئے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر جہاں تک ضلع ٹیکس کا معاملہ ہے۔

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب آپ (Specificaly) یہ بتادیں کہ کیا ہونا چاہیے 'ایک طرف یہ کہا جارہا ہے کہ یہ کابینہ کا فیصلہ ہے اور دوسری طرف یہ کہا جارہا ہے کہ یہ کابینہ کا فیصلہ نہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر میں تحریک استحقاق پر بات کروں گا کہ یہ ٹیکنیکلی Technically صحیح نہیں چونکہ یہ فوری نوعیت کا معاملہ نہیں جب کہ ۴ تاریخ کو اسمبلی کا اجلاس ہوا اس کو چار تاریخ و پیش ہونا چاہیے تھا اس دن صبح ہم نے مولانا صاحب نے اخبار میں پڑھ لیا تھا تو اسی دن یہ پیش ہونی چاہیے تھی دوسری بات رولز ۵۷ کے حوالے سے کسی نشست میں ایک رکن ایک سے زیادہ تحریک پیش نہیں کرسکتا۔ جب کہ معزز رکن نے آج کی تاریخ میں دو تحریک استحقاق پیش کی ہے۔

جناب اسپیکر آج کے دن میں معزز رکن نے ایک تحریک استحقاق پیش کی ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر تحریک استحقاق نمبر ۷ اور تحریک استحقاق نمبر ۸ مجھے دو نظر آرہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے پاس ایک ہو؟

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب آج کی کارروائی میں ایک تحریک استحقاق ہے جب دوسری پیش ہوگی تو آپ اعتراض کریں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر اس وقت تحریک استحقاق نمبر ۷ اور نمبر ۸ دونوں پر آج کی تاریخ درج ہے 'اور دونوں پر امیر زمان صاحب کے دستخط موجود ہیں۔

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب تحریک استحقاق نمبر ۸ زیر غور ہے جب دوسری تحریک پیش ہوگی تو آپ پوائنٹ ریز Pointrais کریں کوئی بھی معزز رکن ایک سیشن میں ایک سے زیادہ تحریک استحقاق پیش نہیں کرسکتا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر لگتا اس طرح ہے کہ تحریک استحقاق نمبر ۷ پہلے پیش ہوئی ہے اور تحریک استحقاق نمبر ۸ پر بحث جاری ہے۔

جناب اسپیکر نہیں جی تحریک استحقاق نمبر ۷ پیش نہیں ہوئی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر پھر آپ کی ان کے ساتھ ہمدردی ہے کیونکہ وہ آپ

کے جماعت سے تعلق رکھتے ہیں......

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر میں پڑھ لیتا ہوں......(مداخلت)

جناب اسپیکر آپ اس وقت درست نہیں فرمارہے' تحریک استحقاق نمبرے پیش نہیں ہوئی سارا ہاؤس تشریف فرما ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر تحریک نمبرے کو پہلے پیش ہونا چاہیے تھا چونکہ سات کا نمبر پہلے ہے میں اس کو پڑھ لیتا ہوں کہ ایک وزیر دوسرے وزیر کے حلقے میں مداخلت نہیں کرے گا۔ اس سے متعلق ہے اور دوسری ان کے مستعفی ہونے سے متعلق ہے

جناب اسپیکر میں سرور خان کی طرح بات نہیں کہوں گا کہ آپ جمیعت علماء اسلام کے اسپیکر ہیں لیکن بنیادی طور پر یہ دو تحریک استحقاق ہیں اگر آپ نے ایک تحریک پیش کرنا تھا تو پہلے تحریک نمبرے کو پیش کرلیتے۔ اور حق بھی سات کا تھا لہٰذا اس کو منسوخ کردیں اس کو استحقاق کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اگر واقعی آپ غیر جانبداری سے کام لیتے ہیں تو تحریک نمبر سات کو پہلے پیش کریں۔ جس کا نمبر پہلے آتا ہے یہ Technical point ہے۔ ہم اس پر بات کریں گے' استحقاق بنتا ہے یا نہیں اس حوالے سے بات نہیں کروں گا جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ضلع ٹیکس کابینہ میں ڈس کس Discuss ہوا تھا۔ باقاعدہ ایجنڈا پر تھا یا نہیں وہ تو خیر کیبنٹ ڈویژن والوں کو پتہ ہوگا۔

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) وہ minutes کابینہ کے لائے جائیں (شور)

جناب اسپیکر مولانا صاحب جان جمالی کو سن لیتے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب جب ایک انسان بات کررہا ہو تو دوسرے کو اس میں مداخلت نہیں کرنا چاہیے اور ہم نے آج تک کسی کی تقریر میں مداخلت نہیں کی ہے ہماری تقریر میں بھی ہم کسی کو برداشت نہیں کریں گے کہ ہماری تقریر میں مداخلت کریں تو اس پے میں بول رہا تھا کہ آپ کو اصولی طور پر تحریک استحقاق نمبر(۷) پہلے لینا چاہیے تھا اور نمبر(۸) بعد میں لانا چاہیے تھا لیکن چونکہ آپ بھی اس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اگرچہ کہ ابھی تک ہم نے آپ کو نوٹ کیا ہوا ہے کہ آپ غیر جانبدار رہے ہیں لیکن یہاں شاید آپ کے بھی جذبات بڑے متاثر ہوئے استعفوں کے بحث سے آپ نے نمبر(۷) کو چھوڑ کر نمبر(۸) کو پہلے پیش کیا اگر دنیا

کا(۷) نمبر(۸) سے بعد ہے تو پھر آپ اس کو پیش کرسکتے ہیں ابھی بھی میں یہ کہتا ہوں کہ تحریک استحقاق نمبر(۸) آپ واپس کریں اور نمبر(۷) کو پیش کریں اگر ایک پیش ہوتا ہے اور ہمارے ڈیسک تک دونوں اس کے دستخط شدہ تحریک استحقاق آگئے اور وہ نمبر(۷) جو ہے اس میں دوسری پوائنٹ ہماری یہ تھی کہ فوری نوعیت کا بھی نہیں ہے اگر فوری نوعیت کا ہوتا تو چار تاریخ کو داخل کرنا چاہیے تھا یہ تحریک استحقاق اسمبلی سیشن میں اسی دن یہ لے آتا اور اس کے چار دن گزر گئے مقصد ویسا بھی پرانا ہوگیا استحقاق ویسے بھی ختم ہوگئے جو ہوتا تھا تو آج اس قصے کو واپس لے آتا اسمبلی اجلاس گزر جانا پھر چھ تاریخ اس کو لانا ٹھیک نہیں ہے قواعد وضوابط کے خلاف ہے ورنہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اخبار والوں نے مجروح کیا ہے میں اس دن بھول گیا تھا اور نہیں لایا تھا تو پھر صحیح محسوس نہیں ہوا کہ دوبارہ پھر لاؤں یا آج لے آؤں کیونکہ سیشن گزر چکا تھا اور میں نہیں لے آسکا کیونکہ یہ ویلڈ Valid نہیں ہوگا اسی طرح میں اس کے متعلق یہ کہوں گا کہ یہ دونوں نقطوں سے وائلڈ Valid نہیں ہے آپ مہربانی کر کے اس کو ریجکٹ کریں(Reject) کریں۔

میر جان محمد جمالی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں گزارش کروں کہ تھوڑی سی وضاحت کی ضرورت ہے دو تین پوائنٹ ہیں۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا ایک چیز ہے استحقاق میں ہے کہ لوکل باڈیز ایکٹ لوکل باڈیز ایکٹ میں لوکل باڈیز کو اختیار ہیں۔

جناب اسپیکر اس بات پر آپ ایک کلیر اسٹیمنٹ دیں کہ آیا کہ کابینہ میں بات صرف اس حد تک ہے

میر جان محمد جمالی (وزیر) سر کابینہ آسان سی بات ہے آپ منٹس Mimtsi منگوالیں

جناب اسپیکر اس کو میں کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں (شور)

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب آپ کی اس رولنگ سے ہمارے جذبات بڑے مجروح ہوئے ہیں کہ آپ ون سائیڈڈ One sided ہیں اور اسمبلی کے قواعد وضوابط کو بھی توڑ موڑ کر کے اپنے لوگوں کو موقع فراہم کرنا چاہتے ہیں لہٰذا (مداخلت)

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر صاحب آپ نے ہمیں موقع ہی نہیں دیا کہ میں ان کے سارے کردار کو سامنے لاتا اور ان کی تمام کارکردگی کو فلور آف دی ہاؤس کو دیکھتا کہ اس کی کارکردگی اس کا ضابطہ اخلاق کیا ہے اس کا طریقہ کار کیا ہے جو کچھ کر رہا ہے وہ ہمیں پتہ نہیں لیکن اب تک ہم نے یقین جانیں کہ

رواداری سے کام لیا ہے اور اگر ہم نے ان کا محاسبہ کیا تو یقین جانیں کہ باہر نہیں جاسکے گا باہر بھی لوگ اس کا گھیراؤ کریں گے۔(مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) ہم نے چار پارٹی سے کبھی شادی نہیں کی ہے حکومت میں رہتے ہوئے آپ کا مختلف الصنا بیٹھنا ہے آپ کا کوئی ضابطہ اخلاق نہیں رہا ہے آپ نے ہمیشہ اپنے مفادات کے لئے طاقت کا استعمال کیا ہے (مداخلت)

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

اب قرارداد نمبر(۶۹) میرباز محمد کھیتران صاحب

میرباز خان کھیتران جناب اسپیکر! آپ کی اجازت میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سابقہ دور حکومت کے دوران صوبہ کے بلوچ علاقوں میں بلوچی' اور پشتون علاقوں میں پشتو میں پرائمری تک تعلیم دینے کا فیصلہ ہوا تھا' جس پر عملدر آمد بھی شروع ہوگیا تھا جس سے تعلیم کو کافی نقصان پہنچ رہا ہے یہاں تک کہ اس فیصلہ کو دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اس کے باوجود اساتذہ اب تک حروف ابجد کی مشق کر رہے ہیں چونکہ پاکستان میں سرکاری زبان اردو ہے لہٰذا سابقہ فیصلہ واپس لیا جائے اور صوبہ میں پرائمری تک تعلیم اردو میں شروع کی جائے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سابقہ دور حکومت کے دوران صوبہ کے بلوچ علاقوں میں بلوچی' اور پشتون علاقوں میں پشتو میں پرائمری تک تعلیم دینے کا فیصلہ ہوا تھا' جس پر عملدر آمد بھی شروع ہوگیا تھا جس سے تعلیم کو کافی نقصان پہنچ رہا ہے یہاں تک کہ اس فیصلہ کو دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اس کے باوجود اساتذہ اب تک حروف ابجد کی مشق کر رہے ہیں چونکہ پاکستان میں سرکاری زبان اردو ہے لہٰذا سابقہ فیصلہ واپس لیا جائے اور صوبہ میں پرائمری تک تعلیم اردو میں شروع کی جائے۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب آپ نے مجھے موقع نہیں دیا مجھے پتہ ہے کہ یہ ٹیکس کس طرح لگا ہے آپ بھی بیٹھے ہوئے تھے مجھے ایک ایک لفظ کا پتہ ہے اور بھی ٹیکس لگے ہیں مولانا صاحب چشم پوشی کر رہا ہے (شور)

جناب اسپیکر میرے خیال میں اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر رائے لیتے ہیں ایک قرارداد باقی

ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک نہیں جی اسپیکر صاحب یہ ایک امپارٹنٹ Important مسئلہ ہے اس پر بحث ہونی چاہیے اور یہ ہماری سیاست کی اور جدوجہد کا اہم نقطہ ہے اور اگر آپ کو اسلام آباد جلدی جانا ہے آپ اس مسئلے کو اتنی آسانی سے جیسا کھیتران صاحب نے کہا آپ اس کو اسی طرح نمٹ لیں گے کہ اس پر رائے شماری کی جائے اس پر آپ بات کریں اس پر ہمارے Arguments ہیں۔

جناب اسپیکر پھر اس کو مؤخر کر لیتے ہیں (مداخلت)

میرباز محمد خان کھیتران سر موخر کریں لیکن اس میں یہ بات تھوڑی سی وضاحت کروں کہ یہ بلوچی اور پشتو زبان پڑھانے سے کوئی قوموں میں بلوچیت اور پشتونیت کا فرق نہیں آتا ہے (مداخلت)

اور ہمارے علاقے میں مکران کی بلوچی اور ڈیرہ بگٹی کی بلوچی نہیں سمجھی جاتی ' ہمیں بلوچی کی ضرورت نہیں ہم اردو میں پڑھنا چاہتے ہیں اور بلوچی ہمارے بچے نہیں سمجھتے ہیں ہمیں اردو میں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب اسپیکر اس قرارداد کو موخر کیا جاتا ہے۔

میرباز محمد خان کیتھران جناب اسپیکر صاحب موخر کریں لیکن اس کے لئے آپ جو بھی تاریخ رکھتے ہیں ایسے اس کو موخر نہ کریں کیونکہ اس سے ہمارے بچوں کا وقت ضائع ہوتا ہے (مداخلت)

جناب اسپیکر قرارداد نمبر(۱۷) کچکول علی صاحب کی ہے چونکہ وہ خود نہیں ہیں لہٰذا یہ قرارداد رہ جاتی ہے۔

جناب اسپیکر قرارداد نمبر ۲۷ جناب منشی محمد صاحب

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ اس وقت مکران ڈویژن میں مقامی امن کے قیام کا واحد ذریعہ لیویز فورس ہے جس پر ماہانہ تیس سے چالیس لاکھ روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن اس فورس میں بھرتی شدہ لوگوں میں کئی سالخوردہ اور ناقابل کار افراد بھرتی کئے گئے ہیں لہٰذا درج ذیل سفارشات پر فوری طور پر عملدرآمد کیا جائے۔

(الف) اس لیویز فورس کو دیگر فورسز کی طرح تمام دفاعی اور اقدامی ضروری اسلحہ اور سہولتوں سے آراستہ کیا جائے۔

(ب) ہر سب تحصیل میں کم از کم پچاس صحت مند نوجوان قابل کار افراد رکھے جائیں تاکہ کسی بھی ہنگامی حالت میں وہ حالات پر قابو پا سکیں۔

(ج) غیر متعلق مقاصد کے لئے اس فورس کے نام پر بھرتی شدہ لوگوں کی جگہ قابل کار جوان رکھے جائیں۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ اس وقت مکران ڈویژن میں مقامی امن کے قیام کا واحد ذریعہ لیویز فورس ہے جس پر ماہانہ تیس سے چالیس لاکھ روپے خرچ ہو رہے ہیں لیکن اس فورس میں بھرتی شدہ لوگوں میں کئی سالخوردہ اور ناقابل کار افراد بھرتی کئے گئے ہیں لہٰذا درج ذیل سفارشات پر فوری طور پر عملدرآمد کیا جائے۔

(الف) اس لیویز فورس کو دیگر فورسز کی طرح تمام دفاعی اور اقدامی ضروری اسلحہ اور سہولتوں سے آراستہ کیا جائے۔

(ب) ہر سب تحصیل میں کم از کم پچاس صحت مند نوجوان قابل کار افراد رکھے جائیں تاکہ کسی بھی ہنگامی حالت میں وہ حالات پر قابو پا سکیں۔

(ج) غیر متعلق مقاصد کے لئے اس فورس کے نام پر بھرتی شدہ لوگوں کی جگہ قابل کار جوان رکھے جائیں۔

مولوی امیر زمان (وزیر) جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر) وہ لوکل گورنمنٹ سے پورا فائیل اور نوٹیفکیشن پہنچ گیا ہے لہٰذا اب مردانزی صاحب کا چیلنج بھی قبول ہے سرور خان صاحب اور حمید خان صاحب آپس میں فیصلہ کریں کہ کون استعفیٰ دے سکتے ہیں فائیل بمعہ نوٹیفکیشن آیا ہے۔

حاجی محمد شاہ مردانزی (وزیر) میں نے کہا تھا کہ اس پر بیس پچیس ٹیکس لگے ہوئے ہیں آپ کا نام اس منٹس Minutes میں ہے اس کے علاوہ اور بھی ٹیکس ہیں جو مجھے زبانی یاد ہیں میں بتادوں گا اگر ٹیکس جائز ہے اگر ناجائز ہے تو سب ناجائز ہے میں نے اس دن یہ بھی بتایا تھا مولانا صاحب کیوں بات نہیں کر رہا ہے یہ شریعت میں ہے شریعت میں تو زکواۃ ہے ٹیکس تو نہیں ہے آپ لوگ چپ تھے بیسکٹ اور پیسٹری کھا رہے تھے اب آپ کو خیال آیا کہ یہ کس طرح ہو گیا۔

ڈاکٹر عبدالمالک ۔ جناب اسپیکر یہ اسمبلی ہے یا مذاق ہے (شور)

جناب اسپیکر مجھے بہت افسوس ہے حاجی محمد مردانزی صاحب مولانا امیر زمان صاحب ہاؤس کا ایک

طریقہ کار ہوتا ہے مولانا امیر زمان صاحب حاجی محمد شاہ مردانزئی صاحب (شور)

ڈاکٹر عبدالمالک مذاق بنایا ہوا ہے ہم احتجاجاً "واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اور اپوزیشن والوں نے بھی واک آؤٹ کیا)

جناب اسپیکر مجھے افسوس ہے کہ حکومتی جو پارلیمانی گروپ ہے ان میں کوئی انڈرسٹینڈنگ (Understanding) نہیں ہے اور اس کی وجہ سے سارے ہاؤس کا جو ڈیکورم ہے وہ ڈسٹرب (Distarb) ہوتا ہے اور اس کے علاوہ بغیر سوچے سمجھے وہ اسپیکر کے خلاف صرف اس بنیاد پر کہ وہ اپنی بے ضابطگی جو پارلیمانی گروپ میں ہے اس کی وجہ سے اسپیکر پر بھی بے جا الزامات لگاتے ہیں جو انتہائی افسوس ناک ہے تو میں یہ کہوں گا کہ پارلیمانی جو گروپ ہے یہ کم از کم اپنے مسائل کو یہاں فلور آف دی ہاؤس پر Discuss کرنے کی بجائے آپس میں ڈیسکس Discuss کریں اور ہاؤس میں ڈیکورم کو برقرار رکھیں تو تاریخ کا اجلاس بیس کے بعد کونسی تاریخ ابھی جو آپ فکس کریں گے اس پروگرام کو ہم ایکسٹینڈ (extend) کریں گے لہذا ۲۳ تاریخ کو اسمبلی کا اجلاس ہوگا۔

اسمبلی کی کارروائی بارہ تاریخ صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس صبح دس بجکر تیس منٹ پر مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۹۲ء (بروز چہارشنبہ تک کے لئے ملتوی ہوگیا)